سورۃ المجادلہ
کی حکیمانہ انقلابی تفسیر

مقدمہ

یہ سورۃ، حزب اللہ کی تشکیل کی ضرورت ثابت کرتی ہے۔ یہ عقلی طور پر طے ہو چکا ہے کہ کوئی انقلاب، پارٹی ڈکٹیٹر شپ (Party Dictator Ship) کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ قرآن حکیم جو انقلاب لانا چاہتا ہے، اس کا حاصل یہی ہے کہ کتاب الٰہی کی حکومت تمام قوانین پر غالب ہو جائے۔ اس مضمون کو پورا کرنے والی جماعت حزب اللہ کہلائے گی۔ یہ سورت حزب اللہ کی ضرورت کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کرتی ہے۔

مسلمانوں کے سامنے دو جماعتیں تھیں:

(۱) مکے کے مشرکین اور (۲) منافقین مدینہ

خلافت باطنہ:

مسلمان، مشرکین مکہ پر ایک حد تک بدر میں فتح پا چکے ہیں، مکہ معظّمہ میں حزب اللہ کی جو بنیاد رکھی گئی تھی اور ایک لحاظ سے مخفی جماعت کو منظّم کر لیا گیا تھا، تو اطراف مکہ معظّمہ میں اسلام پھیلایا گیا۔ یہ لوگ اسلام لانے کا اس کے سوا اور کوئی مطلب نہ سمجھتے کہ قرآن حکیم کے خلاف کوئی چیز نہیں ماننی چاہئے۔ اس طرح قرآن حکیم کی حکومت پیدا کرنے والی جماعت منظّم ہو گئی، مگر شروع شروع میں اس کی تنظیم مخفی تھی۔ اس لئے لوگوں کو اب تک عام طور پر علم نہیں ہے کہ مکہ معظّمہ ہی میں حکومت پیدا ہو چکی تھی، اس لئے شاہ ولی اللہ اسے خلافت باطنہ کے نام سے موسوم کرتے تھے۔ (فیوض الحرمین وتفہیمات الٰہیہ جلد اول ص ۱۳)

اس جماعت کے نظام سے وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ (۹:۱۰۰) خوب واقف تھے۔

"حزب اللہ" کی ضرورت

دوسری جماعت جس سے مسلمانوں کا واسطہ پڑا، وہ مدینہ منورہ کے یہودیوں کے طرفدار منافقین تھے۔ وہ مخفی چالیں چلتے، مگر بظاہر اسلام کا دعویٰ بھی کرتے جاتے۔ اندیشہ تھا کہ جب تک مسلمانوں کے خاص لوگ ان غلط کاروں

کی تدابیر کے رد کرنے کی طرف متوجہ نہ ہوں گے، اسلام میں ایک بڑا رخنہ پیدا ہو جائے گا۔ پس ایک ایسی جماعت کی تشکیل کی ضرورت تھی جو قباحتوں اور شرارتوں کا سد باب کرتی رہے۔ اس جماعت کا نام حزب اللہ رکھا گیا۔ سورۃ مجادلہ میں اسی جماعت کی تشکیل کا اعلان کیا گیا ہے اور اس کی ضرورت سمجھائی گئی ہے۔ اب قرآن حکیم کی خدمت کرنے والی جماعت کا نظام مکمل ہو گیا۔ اگر کوئی لڑے یا کوئی پروپیگنڈا کرے، یہ اس کے خلاف لڑائی اور پروپیگنڈہ کرے گی۔

ایک اسلوب نزول:

قرآن حکیم کے نزول کا عام اسلوب یہ رہا ہے کہ عام عرب کی ذہنیت میں حکمت کا کوئی اعلیٰ مسئلہ مرتکز کرنے کے لئے اس امر کا انتظار کیا جاتا ہے کہ کوئی ایسا حادثہ پیش آ جائے، جو اس مقصد سے کسی قدر قرب رکھتا ہو۔ اس واقعہ سے لوگ متاثر ہو جائیں تو ذہن عامہ کو اس توجہ سے فائدہ اٹھانے کے لیے قرآن ایک اعلیٰ اصول سمجھا دیتا ہے۔ اور عوام کو اس کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔

ترتیب نزول و کتابت:

نزول قرآن میں جس قسم کی تقدیم و تاخیر منقول ہے، کتابی صورت میں وہ ملحوظ نہیں رکھی گئی۔ اس لئے کہ نزول کے وقت عوام کی ذہنی حالت کو ملحوظ رکھا جاتا تھا کہ وہ جلدی سمجھ جائیں، مگر واقعات کی ترتیب ایسی نہیں ہو سکتی کہ ان کے مطابق ایک کتاب مرتب ہو سکے۔ اسی سے ظاہر ہے کہ جب نازل شدہ آیتیں کتابی صورت میں لائی جائیں گی، تو جو لحاظ مخاطبین اولین کی ذہنیتوں کا پہلے رکھا گیا تھا اب وہ ملحوظ نہ رکھا جائے گا۔ اس لئے اب ان کو ایسے ابواب و سورتوں میں تقسیم کر دیا جائے گا جس کا سلسلہ نیا فکر پیدا کرنے کے لئے مفید ہو، اس میں گہرا فکر کرنے والے پیش نظر رکھے جائیں گے۔ پس سورتوں کی کتابی ترتیب کا، نزولی ترتیب سے مختلف ہونا ضروری ہے۔

ایک بڑھیا (خولہؓ) کو اس کا خاوند (اوس بن ثابتؓ) ایسے لفظوں میں طلاق دے دیتا ہے کہ اب وہ کسی حالت میں رجوع نہیں کر سکتا۔ وہ بڑھیا بال بچے لے کر کہاں جائے؟ اور کیا کرے؟ رجوع نہ کرنا جاہلیت کی پرانی رسم تھی، یعنی کوئی شخص یہ کہہ دیتا کہ "انت علی کظھر امی" (اسے اصطلاح میں "اظہار" کہتے ہیں) تو جاہلی خیال کے مطابق وہ عورت کسی شکل میں بھی مرد کے گھر نہیں رہ سکتی تھی۔

جس عورت پر مصیبت کا یہ پہاڑ ٹوٹا ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کے گھر آتی ہے اور علیحدہ بیٹھ کر اپنی مصیبت کا

اظہار کرتی ہے اور یہ کہتی ہے کہ، "بتایئے میں کہاں جاؤں اور بچوں کو کس طرح پالوں!۔ رسول اللہ ﷺ اسے کوئی خلاصی کا طریقہ نہیں بتاتے اور فرماتے ہیں کہ اب کیا کیا جاسکتا ہے؟ قانون یہی ہے، مگر بڑھیا ہے کہ برابر بپتا کہے جاتی ہے اور دم نہیں لیتی۔ وہ بار بار یہی کہتی ہے کہ خدا کے لئے بتایئے اب میں کیا کروں؟

بڑھیا کی فریاد کا واقعہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں پیش آیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں پاس ہی بیٹھی تھی، مگر وہ خاتون اتنی دبی زبان میں باتیں کرتی تھی کہ میں اس کی بات نہ سمجھ سکتی تھی۔ اس پر اسی سورۃ مجادلہ کی آیات نمبر ا تا ۴ نازل ہوئیں، جن میں حکم دیا گیا کہ ظہار کے کفارے کے بعد عورت اپنے شوہر کے گھر بس سکتی ہے۔

اسلوب قرآن:

قرآن حکیم کا یہ عام اسلوب ہے کہ وہ اجتماعی سیاسی امور کے سمجھانے کے لئے گھریلو واقعات کو عنوان بناتا ہے، کیونکہ عرب اپنے گھر پر حاوی تھے۔ اگر ملک کو ایک بڑا گھرانا فرض کر لیا جائے، تو جو اصول تدبیر منزل میں کام دیتے ہیں، وہی تدبیر ملک میں کام دے سکتے ہیں۔

یہ ایک مخصوص واقعہ ہے عام طور پر اس قسم کے حادثات پے درپے نہیں ہوا کرتے۔ اس حادثے کے واقع ہونے پر قرآن حکیم نے عرب کے ایک مسلم قانون میں مناسب ترمیم کر دی، اس قسم کی جتنی ترمیمیں قرآن حکیم میں نازل ہوتی ہیں، وہ سب ایسے وقتوں میں نازل ہوئی ہیں۔

جب لوگوں نے محسوس کیا کہ ان کے لئے ایک آسانی کر دی گئی ہے۔ مگر یہ واقعہ حکم کے نزول کا سبب خفی ہی بن سکتا ہے، گویہ قوم کے ذہن میں جلی ہو کر نہیں آیا۔ بایں ہمہ اس قسم کی مشقت کو ہر شخص محسوس کر سکتا ہے اور ترمیم کو سن کر ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس حکم نے سوسائٹی کے لئے کتنی سہولت کر دی ہے۔ یہاں سے انتقال ذھنی کیا جاتا ہے اسے عربی فن شعر میں "راعۃ الاستہلال" کہتے ہیں، یعنی ایک غیر متعلقہ چیز کہہ کر شاعر لوگوں کی توجہ نہایت لطیف انداز سے ایک اور مضمون کی طرف لے جاتا ہے۔ اس میں سننے والوں کو بڑا لطف آتا ہے، عرب ذہنیت اس طرح کے تکلم سے بخوبی آشنا تھی۔

واقعہ ظہار اور قیام "حزب اللہ" میں ربط:

سیاست اجتماع سے پیدا ہوتی ہے اور عرب شعوب و قبائل میں متفرق ہیں۔ ایک قبیلے کی اجتماعیت اپنے ہی اندر

محصور ہے۔ بین القبائل کوئی اجتماعیت نہیں ہے۔ جو جماعت اس قسم کی محدود اجتماعیت رکھتی ہے، وہ رفتہ رفتہ تفرقہ اور انفرادیت میں مبتلا ہو جاتی ہے اور ہر گھر دوسرے گھر سے الگ ہو جاتا ہے۔ اور اپنے مصالح میں منہمک ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس کے بعد یہ منزل آتی ہے کہ خود اس گھر کے اندر کی اجتماعیت میں تفرق و تشتت پیدا ہونے لگتا ہے اور افراد خانہ میں انفرادیت آ جاتی ہے۔ اس طرح فطرت انسانیہ جو اجتماعیت پر پیدا کی گی ہے خراب ہو جاتی ہے۔ عرب میں رسم ظہار کے ذریعے مرد اپنی بیوی سے کنارہ کشی کر لیتا تھا، پھر ایک ایسی ہی رسم "ایلاء" تھی اور تیسری رسم 'طلاق' تھی ان کے ذریعے سے اجتماعیت خانگی کو توڑا جاتا تھا۔ قرآن حکیم نے ان تخریبی رسوم کو یا تو بلکل منسوخ کر دیا یا نہایت محدود کر دیا اور ایسی شرطوں سے مشروط کر دیا، جن سے ان کی مضرت محدود ہو گئی۔ چنانچہ اس سورت میں جو مجادلہ اور شکوہ مذکور ہے اس سے مقصود اس تخریبی حالت کی اصلاح ہے۔ وہ عورت رسم ظہار کی مضرت محسوس کرتی ہے اور چاہتی ہے کہ اس سے نکلنے کا راستہ مل جائے۔ وہ ان سینکڑوں عورتوں میں سے ہے جن کو یہ مصیبت پیش آ چکی ہے یا آ سکتی ہے۔ خود حضرت محمد ﷺ بھی اس کی مضرت محسوس کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کوئی طریقہ معلوم ہو جائے جس سے اجتماع ملی کو نفع پہنچے اور یہ رسم ختم ہو جائے۔ اس احساس کے جواب میں سورۃ مجادلہ کی آیات نمبر ۱ تا ۴ نازل ہوئیں۔ اس طرح اجتماعیت قومی میں ایک خرابی موجود ہے کہ عرب لوگ ایک غیر عرب قوم کے ایماء پر ایک ترقی کن جماعت (مسلم) میں تفرقہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ اجتماعیت خانگی کی خرابی دور کرنے کے ساتھ اجتماعیت قومیہ کی اس دشمن طاقت کا بھی استیصال کر دیا جائے۔

چنانچہ آیت نمبر ۴ کے آخری الفاظ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور آیت نمبر ۵

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۚ ۝۵

ان دونوں چیزوں کی مشابہت پر دال ہیں۔ آیت ۴ کے آخر میں 'عذاب الیم' ہے۔ آیت نمبر ۵ کے آخر میں عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ہے۔ معلوم ہوا کہ جو لوگ اجتماعیت ملیہ کو برباد کرتے ہیں وہ عذاب الیم کے مستحق ہیں اور جو لوگ اجتماعیت ملیہ کو برباد کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ کے سزاوار ہیں۔ اول الذکر لوگوں کے لئے حزب اللہ کا قیام و قوام ضروری قرار دیا گیا۔ آگے چل کر حزب اللہ کی تفصیل اور حزب الشیطان کے ساتھ مقابلہ بیان کر دیا گیا ہے۔ (واللہ اعلم)

تفسیر سورۃ المجادلہ

آیت نمبر (۱) : قَدۡ سَمِعَ اللّٰهُ قَوۡلَ الَّتِىۡ تُجَادِلُكَ فِىۡ زَوۡجِهَا وَتَشۡتَكِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ ‌ۖ وَاللّٰهُ يَسۡمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ ۢ بَصِيۡرٌ‏ ﴿۱﴾

(بے شک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو تجھ سے اپنے شوہر کے بارے میں جھگڑتی تھی اور اللہ کی جناب میں شکایت پیش کر رہی تھی اور اللہ تم دونوں کی باتیں سن رہا تھا یقیناً اللہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔)

ایک غلط رسم کی اصلاح

آیت نمبر (۲) : اَلَّذِيۡنَ يُظٰهِرُوۡنَ مِنۡكُمۡ مِّنۡ نِّسَآئِهِمۡ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمۡ‌ؕ اِنۡ اُمَّهٰتُهُمۡ اِلَّا الّٰٓـئِىۡ وَلَدۡنَهُمۡ‌ؕ وَاِنَّهُمۡ لَيَـقُوۡلُوۡنَ مُنۡكَرًا مِّنَ الۡقَوۡلِ وَزُوۡرًا‌ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوۡرٌ‏ ﴿۲﴾

(تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں، تو وہ ان کی حقیقی مائیں نہیں بن جاتیں، ان کی حقیقی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنا۔ ان کا اپنی بیویوں کو ماں کہہ دینا بری بات اور جھوٹ ہے، مگر اللہ اس قسم کی لغو حرکت کو معاف کر سکتا ہے اور بخش سکتا ہے۔)

آیت نمبر (۳) وَالَّذِيۡنَ يُظٰهِرُوۡنَ مِنۡ نِّسَآئِهِمۡ ثُمَّ يَعُوۡدُوۡنَ لِمَا قَالُوۡا فَتَحۡرِيۡرُ رَقَبَةٍ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّتَمَآسَّا‌ ؕ ذٰلِكُمۡ تُوۡعَظُوۡنَ بِهٖ‌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ‏ ﴿۳﴾

(جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں اور پھر اپنے قول سے رجوع کرنا چاہیں، ان کے لئے لازم ہے کہ وہ ایک غلام آزاد کریں، اس سے پیشتر کہ وہ اپنی بیویوں کو چھوئیں۔ تمہیں اس بات کی نصیحت کی جاتی ہے ورنہ اللہ تمہارے ہر ایک عمل سے باخبر ہے۔)

یعنی اگر تم اس قانون کی خلاف ورزی کرو گے تو اللہ کو دھوکہ نہ دے سکو گے اور وہ تم کو اس کی ضرور سزا دے گا۔

آیت نمبر (۴) فَمَنۡ لَّمۡ يَجِدۡ فَصِيَامُ شَهۡرَيۡنِ مُتَتَابِعَيۡنِ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّتَمَآسَّا‌ ۚ فَمَنۡ لَّمۡ يَسۡتَطِعۡ فَاِطۡعَامُ سِتِّيۡنَ مِسۡكِيۡنًا‌ ؕ ذٰلِكَ لِتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ‌ ؕ وَتِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ‌ ؕ وَلِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ‏ ﴿۴﴾

(جس شخص کے پاس آزاد کرنے کے لئے غلام نہ ہو تو وہ دو ماہ متواتر روزے رکھے اس سے پہلے کہ وہ اپنی بیوی کو چھوئے۔ اور جو اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو، وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یہ قانون اس لئے بنایا گیا ہے کہ اللہ پر ایمان قائم رہے اور رسول (ﷺ) پر بھی ایمان قائم رہے۔ یہ اللہ کی قائم کردہ حدود ہیں۔ جو لوگ ان حدود کی پابندی قبول کرنے سے انکار کریں گے، وہ دردناک عذاب پائیں گے۔)

اب یہاں سے آگے "حزب اللہ" کی تشکیل کی ضرورت بیان کی جاتی ہے۔

آیت نمبر (۵) اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۚ ۝۵

(جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کرتے ہیں، وہ اوندھے منہ گرائے جائیں گے، جیسے ان سے پہلے لوگ اوندھے منہ گرائے گئے۔ یقیناً ہم نے یہ آیات واضح نازل کی ہیں اور جو لوگ ان کی پیروی سے انکار کریں گے ان کو بے عزتی کا عذاب چکھایا جائے گا۔)

منافقین کی شکست

مذکورہ آیت نمبر ۵ میں "الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ" سے مراد منافقین ہیں۔ "كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ" سے مراد مشرکین مکہ ہیں جنہیں بدر میں شکست اور ذلت نصیب ہو چکی ہے۔

"قَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ" یعنی: (ہم نے یہ اٰیات واضح نازل کی ہیں) اس دوسری جماعت (منافقین مدینہ) کو ذلیل کرنے کے لئے یعنی تمہاری جماعت کے اندر جو رخنہ پیدا ہو سکتا ہے، اس کا سدباب کرنے کے لئے ہم نے واضح اور صاف اصول بیان کر دیئے ہیں کہ تم یوں اپنی جماعت منظم کر لو۔ "وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ" اس پارٹی کا نیا نظام منظم ہو جانے کے بعد یہ منافقین منہ نہ دکھا سکیں گے۔

آیت نمبر (۶) يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۚ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۚ ۝۶

"یہ لوگ اللہ کے سامنے اکٹھے کئے جائیں گے تو ان کا جماعتی حساب ہو گا (فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا) اس دن اللہ تعالیٰ انہیں ان کے مخفی اعمال بتائے گا۔ (اَحْصٰىهُ اللّٰهُ) اللہ نے ان کے اعمال کو گن رکھا ہے۔

(وَنَسُوْهُ ؕ) حالانکہ وہ بھولے ہوئے ہیں۔ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اللہ ہر چیز پر شاہد ہے۔

جیسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز منافقین کو ان کے اعمال بتائے گا، اللہ چاہتا ہے کہ مومن بھی کوشش کر کے ان کو بتائیں اور جس طرح یہ خفیہ خفیہ کام کرتے ہیں، مومن بھی ان کے کام پر تنقید کر کے ان کو یہیں دنیا میں بتا دیں۔ (یہ ہمارا استنباط ہے) اس سے حزب اللہ کے منظم ہونے کی ضرورت ثابت ہوتی ہے۔

مسلم خفیہ جماعت

آیت نمبر (۷) : اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

(کیا تونہیں دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز سے واقف ہے؟ جب تین آدمی آپس میں مشورہ کرتے ہیں تو چوتھا خدا ہوتا ہے اور اگر پانچ ہوں تو چھٹا خدا ہوتا ہے، اگر ان سے کم یا زیادہ ہوں تو بھی وہ جہاں کہیں ہوں، وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے، وہ قیامت کے روز ان کے اعمال انہیں بتائے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر شے کا علم رکھتا ہے۔)

چھوٹی سے چھوٹی جماعت تین یا پانچ آدمیوں کی بنائی جاسکتی ہے اور اگر اتنے بھی میسر نہ ہوں تو ان سے کم بھی بنائی جاسکتی ہے۔ غرض جتنے آدمی ملیں کام شروع کر دینا چاہئے۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح حزب الشیطان کام کر رہی ہے اس کے مقابلے میں حزب اللہ بھی اپنا کام شروع کرے۔

حزب الشیطان کے اصول

آیت نمبر (۸) : اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۡ وَاِذَا جَاۗءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ

(کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا، جن کو خفیہ مشورہ بازی سے روکا گیا، مگر وہ وہی کام کرتے ہیں، جن سے ان کو روکا گیا اور گناہ، سرکشی اور رسول (ﷺ) کی نافرمانی کے لئے مشورہ کرتے ہیں۔ چنانچہ جب یہ لوگ تیرے پاس آتے ہیں تو تجھے ایسے لفظوں میں سلام کرتے ہیں جن سے اللہ تجھے سلام نہیں کرتا اور اپنے جی میں کہتے ہیں کہ جو ہم کہتے ہیں اس پر اللہ ہم پر عذاب کیوں نہیں کرتا؟ ان کے لئے جہنم کافی ہے وہ اس میں پڑیں گے اور وہ نہایت برا ٹھکانہ ہے۔)

یعنی، جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے ہیں تو بعض ذو معنیٰ فقرے استعمال کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ان کی خبر ہوتی تو اللہ ہم پر عذاب کرتا، اس طرح وہ اپنی خفیہ جماعت کے کارنامے بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں۔

اس آیت میں حزب الشیطان کے کام بیان کئے گئے ہیں اور سمجھایا گیا ہے کہ جن باتوں کے لئے خفیہ سوسائٹی بنانا ممنوع ہے، وہ یہ ہیں (۱) اثم (گناہ)، (۲) عدوان (سرکشی)، (۳) معصیت الرسول (رسول (ﷺ) کی نافرمانی) آگے آیت نمبر ۹ تا ۱۱ میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ کس قسم کی خفیہ سوسائٹی بنائیں، نیز اس کے قواعد بھی بتائے گئے ہیں۔

حزب اللہ کے بنیادی اصول

آیت نمبر (۹) : یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ وَ تَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ۝۹

(”اے مسلمانو! تم جب آپس میں مشورے کرو تو اثم، عدوان اور معصیت الرسول کے لئے مشورے نہ کرو، بلکہ نیکی (بر)، اور انصاف (تقویٰ) پھیلانے کے لئے مشورے کرو۔ اور اس خدا سے ڈرتے رہو جس کی طرف اٹھا کر لوٹائے جاؤ گے۔)

مسلمانوں کو جس قسم کی جماعت بنانے کا حکم دیا گیا ہے، اس کا مقصد متعین کرلینا چاہئے یعنی بِر (اخلاقی قانون) اور تقویٰ (انصاف) کے قیام کے لئے۔

قانون کے بعض حصے اخلاقی ہوتے ہیں، یہ قانون کی روح ہوتے ہیں اور دوسرا حصہ وہ ہوتا ہے جس کے چلانے میں حکومت قوت بھی استعمال کرسکتی ہے، اسے تقویٰ بھی کہا گیا ہے۔ پس وہ جماعت قانون کی شکل (تقویٰ) اور روح (بِر) دونوں کو قائم رکھنے کے لئے ہو، نہ کہ اثم، عدوان اور معصیت الرسول کے لئے۔ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ یعنی اپنی سوسائٹی کا اصل حاکم اللہ ہی کو سمجھو وہ غائب اور حاضر سب کو جانتا ہے۔ جب مسلمان اس قسم کی سوسائٹی بنالیں گے تو ان کا ڈر جاتا رہے گا۔

حزب اللہ کا فائدہ

آیت نمبر (۱۰) : اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّیْطٰنِ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَیْسَ بِضَآرِّهِمْ شَیْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۝۱۰

(شیطانی مشورہ بازی مسلمانوں کو غم میں ڈالتی ہے، مگر یہ ان کو اللہ کے حکم کے بغیر ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتا اور مومن صرف خدا ہی پر بھروسہ رکھیں۔)

منافقین نے خفیہ جماعت بنا کر مسلمانوں کو یہ کہہ کر ڈرانا شروع کر رکھا ہے کہ ہمارا تعلق یہودیوں کے ساتھ ہے، جن کے آگے قیصر روم کے ساتھ تعلقات ہیں، اس لئے ہم اور یہودی قیصر کی طاقت استعمال کر کے مسلمانوں کو برباد کردیں گے، لیکن اسے معمولی چیز سمجھنا چاہئے اور جب ان کے پروپیگنڈے کا استیصال کرنے والی حزب اللہ قائم ہو جائے گی، تو اس حزب الشیطان کا ضرر ختم ہو جائے گا۔ جیسے ایک چیز سے بیماری پیدا ہوتی ہے تو اللہ نے اس کا علاج پیدا کردیا ہے وہ علاج کرنا چاہئے، اس سے فائدہ ہوگا۔ ایسے ہی سوسائٹی میں حزب الشیطان کا دنبل پیدا ہو گیا ہے۔ یہ حزب الشیطان ضرر پہنچانے کے لحاظ سے اصل چیز نہیں ہے، بلکہ نفع و ضرر اصل میں اللہ کے دست قدرت میں ہے، حزب الشیطان کا پیدا ہو جانا حزب اللہ کے قیام کا معمولی سبب ہے پس مسلمانوں کو اللہ کے بھروسے پر کام

کرنا چاہئے اور اسلامی سوسائٹی کو ان بادشاہوں کے پراپیگنڈے کے اثرات سے محفوظ و مطمئن کرنے کے لئے ایک جماعت بنالینی چاہئے۔ جیسے عام مضر اسباب کا توڑ سوچنے کے لئے انسان اللہ پر بھروسہ کر کے کام کرتا ہے، ویسے ہی اس صورت میں بھی کرنا چاہئے۔

خفیہ تنظیم :

آیت نمبر (۱۱) : یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِیْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَ اِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۱۱﴾

(اے لوگو! جو ایمان لائے ہو جب تمہیں کہا جائے کہ مجالس میں کھلے کھلے بیٹھو تو کھل کر بیٹھ جاؤ! اللہ تمہیں پھیلا دے گا اور جب تم سے کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ جاؤ! تم میں سے جو لوگ ایمان والے ہیں اور جن کو علم دیا گیا ہے اللہ ان کے درجے بلند کرے گا اور اللہ تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہے۔)

اس آیت میں خفیہ سوسائٹی کے اندرونی نظام پر بحث ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم میں ایک شخص حکم دینے والا ہونا چاہئے، تم اس کے حکم کے مطابق بیٹھو اور اس کے حکم سے جلسہ برخاست کرو۔ وہ "صدر" کون ہوگا؟؟ وہ شخص ہوگا جسے ایمان اور علم زیادہ دیا گیا ہو پس ایسے شخص کو "صدر" بنالو اور اس کے حکم کے مطابق جلسہ کیا کرو۔

جس طرح ایک عورت نے اللہ کے حکم سے اپنا گھر درست کر لیا تم بھی اسی اللہ کے حکم سے اپنا گھر درست کر لو۔

آیت نمبر (۱۲) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾

(اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! جب تم رسول اللہ سے مشورے کا ارادہ کرو تو تم اپنے مشورے پیش کرنے سے پہلے صدقہ دیا کرو یہ تمہارے لئے اچھی اور زیادہ پاک بات ہے، اگر صدقہ دینے کے لئے نہ پاؤ تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔)

اس مالی قربانی کی شرط سے اکثر منافقین جھڑ جائیں گے۔ پھر باقی، ایمان اور علم کی شرط کے ماتحت رک جائیں گے۔ اس طرح سوسائٹی کا اندرونی نظام منافقین سے پاک ہو جائے گا۔ اس جماعت کے فیصلے رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش ہونے چاہئیں۔

آیت نمبر (۱۳) : ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾

(کیا تمہیں خوف ہوا اس چیز کا کہ اپنے مشورے پیش کرنے سے پہلے صدقات دو؟ تو جب تم نے یہ نہ کیا درآں حالیکہ اللہ تمہیں معاف کر چکا ہے، تو نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور اللہ تعالیٰ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو۔

اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے بخوبی واقف ہے)

یعنی جو شخص صدقہ نہ دے سکے یہ نہیں کہ وہ اس وجہ سے اپنا حق رکنیت ہی کھو بیٹھے گا، بلکہ وہ اپنا استحقاق اپنے علم و عمل سے پیدا کر سکتا ہے، یعنی اس مجلس کے مقاصد پر عمل پیرا ہو کر دکھائے اور لوگوں کو خیرات اور اطاعت رسول پر جمع کرے!

ان میں سے کوئی آیت منسوخ نہیں ہے دونوں محکم ہیں۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ اس جماعت کا مالی نظام الگ ہونا چاہئے۔ اور انہی لوگوں کی کمائی میں سے اس کے فنڈ کی بنیاد پڑنی چاہئے۔ اگر کسی کے پاس روپیہ نہ ہو تو اس کے ایمان اور عمل صالح کی بناء پر اسے ممبر بنایا جاسکتا ہے۔ یہاں حزب اللہ کی تشکیل اور اندرونی نظام کے متعلق ہدایات پوری ہو گئیں۔ اس کے بعد آیت نمبر ۱۴ تا ۲۰ حزب الشیطان یعنی مسلمانوں کے مخالف کام کرنے والی جماعت کی تصریح آتی ہے۔

آیت نمبر (۱۴) : اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾

(کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا، جنہوں نے اس قوم سے رشتہ الفت استوار کیا ہے جو اللہ کی مغضوب علیہ ہے؟ وہ لوگ نہ تم میں سے ہیں، نہ ان میں سے۔ وہ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اور وہ اس چیز کو بھی جانتے ہیں۔)

'الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا' سے مراد منافقین ہیں "قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ" سے مراد یہود ہیں۔

جب قرآن حکیم کے متعلق کہا جاتا ہے کہ دنیا میں غالب ہوگا تو منافقین یہ باتیں سن کر یہودیوں سے جاکر کہہ دیتے ہیں جو یہ باتیں قیصر تک پہنچادیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کا یہ خیال پورا ہونے سے پہلے قیصر کی طاقت عرب کو ہڑپ کرلے۔ یہودی نہ مسلمانوں کے دوست ہیں (مَّا هُمْ مِّنْكُمْ)، کہ ان کے فائدے کی بات کریں گے۔ نہ منافقوں کے دوست ہیں (وَلَا مِنْهُمْ)، کہ عرب کی ترقی کی حمایت کریں گے۔ وہ جھوٹی باتوں پر قسمیں کھا کھا کر اپنا وقار قائم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آیت نمبر (۱۵) اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

(اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو کچھ لوگ کر رہے ہیں وہ نہایت ہی برا ہے)

یعنی ان منافقین اور یہود کو عنقریب نہایت دردناک سزائیں ملیں گی۔ تاریخ شاہد ہے کہ ایسا ہی ہوا۔

آیت نمبر (۱۶) : اِتَّخَذُوْا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۶﴾

(ان لوگوں نے قسموں کو اپنے بچاؤ کے لئے ڈھال بنا رکھا ہے اور اس طرح وہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے روک لیتے ہیں، ان کے لئے بے عزت کرنے والا عذاب ہے۔)

آیت نمبر (۱۷) لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾

(ان کے اموال اور اولاد ان کے کسی کام نہ آئیں گے، اللہ کے مقابلے میں۔ یہ لوگ آگ کے مستحق ہیں، اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔)

منافقین اور یہود سے سلوک

یہ لوگ مسلمانوں میں شامل ہو کر قسمیں کھا کھا کر اپنی خیر سگالی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس کے باوجود وہ مسلمانوں کی جماعت میں رخنہ پیدا کرنے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ حزب اللہ جب مضبوط ہو جائے تو ان کو ذلت آمیز شکست دے کر نکال باہر کرے گی۔

اس وقت ان کے اموال اور اولاد جن کے بھروسے پر وہ اس قسم کی کارروائیاں کر رہے تھے کسی کام نہ آئیں گے اور موت کے بعد اپنے اعمال کی پاداش میں جہنم کی آگ میں ڈالے جائیں گے۔

آیت نمبر (۱۸) : يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ⑱

(جس روز اللہ ان سب کو اٹھائے گا یہ اس کے سامنے بھی اس طرح قسمیں کھائیں گے، جیسے اب تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ان کی بات بن جاتی ہے۔ خبردار! یہ لوگ جھوٹے ہیں۔)

یعنی یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ جس طرح مسلمانوں کے سامنے قسمیں کھا کھا کر اپنا وقار قائم کر لیتے ہیں اللہ کے سامنے بھی اپنا صدق ثابت کریں گے۔ لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ اس دن سے پہلے ہی اللہ مسلمانوں کے سامنے ان کے جھوٹے وقار کا بھانڈہ پھوڑ دے گا اور وہ یوں کہ حزب اللہ ان کا پردہ فاش کر دے گا۔

منافقین اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے مگر مذہبی کام کچھ نہ کرتے تھے اس پر بھی گمان کرتے تھے کہ 'اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ' یعنی ہم ایمان پر ہیں یعنی ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی کتاب کو مانتے ہیں اس لئے وعدہ انعام یعنی فتح میں ہمارا بھی حصہ ہے اور آخرت میں بھی ہمیں بلند درجات نصیب ہوں گے مگر وہ اسلام کی خاطر جانی اور مالی قربانی نہیں کرتے اس سے معلوم ہوا کہ وہ جھوٹے ہیں۔ مثلاً رسول اللہ ﷺ کو حکم ہوتا ہے :

فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ (النساء۔۸۴)

ترجمہ : ((اے پیغمبر!) راہ حق میں لڑیئے! آپ اپنی ذات کے ہی مکلّف ہیں اور مسلمانوں کو آمادہ قتال کیجئے،)

تو وہ پیغمبر کہتا ہے "اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ" (فرمانبرداروں میں سب سے پہلا) مگر یہ منافق اس کے خلاف کرتے ہیں۔

آیت نمبر (۱۹) : اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ⑲

(ان پر شیطان چھا گیا ہے اور اس نے ان کو اللہ کی بھیجی ہوئی یاد دہانی بھلا دی ہے۔ یہ حزب الشیطان ہے اور خبردار! یہ حزب الشیطان ہمیشہ ناکام ہی رہتا ہے۔)

شکست کی مکرر پیش گوئی

یعنی شیطان نے ان کو تورات بھلادی ہے اور ان کی کوششیں صرف کھانے پینے اور دنیاوی عزت و جاہ کے حصول تک محدود رہ گئی ہیں تورات کو زندہ کرنے والا نبی آیا ہے تو یہ اس کی مخالفت کرنے لگے ہیں۔ یہ کیسے احمق ہیں! یہ حزب الشیطن ہیں یہ حزب اللہ کے مقابلے میں کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔

آیت نمبر (۲۰) : اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ۝۲۰

(جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں، وہ ذلیل لوگوں میں سے ہیں)۔

بھلا اس سے ذلیل تر کون ہو سکتا ہے جو اپنے دین اور اپنی قوم کی مخالفت شروع کر دے؟ پس یہ لوگ دنیا میں ذلیل ہوں گے۔

آیت نمبر (۲۱) : كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ۝۲۱

(اللہ نے لکھ دیا ہے کہ بلاشک و شبہ میں اور میرے رسول ہی غالب آیا کرتے ہیں، یقیناً اللہ قوت و عزت دینے والا ہے۔)

اللہ کا یہ قاعدہ تمام آسمانی کتابوں میں مرقوم ہے پس رسول اللہ ﷺ کا غلبہ مقدر ہے اور ان کا غلبہ گویا تمام رسولوں کا غلبہ ہے۔

آیت نمبر (۲۱) : لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَ اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ يُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝۲۲

(تجھے ایسے آدمی نہیں ملیں گے، جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے دوستی گانٹھیں!! چاہے یہ مخالفین ان کے آباء، بیٹے اور بھائی بند اور اہل قبیلہ ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ لوگ وہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان رقم کر دیا ہے اور اپنی طرف سے روح کے ذریعے مدد دی۔ ان کو اللہ ایسی جنتوں میں داخل کرتا ہے جن کے نیچے پانی کے سوتے بہتے ہیں اور ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا ہے اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ یہ حزب اللہ ہے اور یقیناً ہمیشہ حزب اللہ ہی غالب رہتا ہے۔)

"رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ" اللہ ان سے راضی ہے، اس لئے جب قرآن کی حکومت پیدا ہو گی تو وہ اس کے حاکم ہوں گے۔ "وَ رَضُوْا عَنْهُ" وہ اللہ کی اس کتاب کو چھوڑ کر اور کچھ نہیں چاہتے، وہ اس پر راضی ہیں۔

"الْمُفْلِحُوْنَ" حزب اللہ ہی ہمیشہ غالب رہا ہے اور قاعدے کے مطابق اب بھی کامیاب و کامران ہو گا۔ "حِزْبُ الشَّيْطٰنِ" ہرگز کامیاب نہ ہو سکے گا۔